

SUNDAY

نی باٹ

sundaymag@naibaat.com

07 نومبر 2021ء 13 نومبر 2021ء

رنگ پیراں کا خوبیوں لہانے کا نام

چپسی® سیئر ریموول

کریم، لوشن اور سپرے میں دستیاب ہے

نیپروری بالوں کی صفائی اور پا کیزگی ساتھ ساتھ
بھرپور تازگی اور ملائکت ہر بار
گھاب کی خوبیوں کے ساتھ



النابت

www.lasaniindustries.com



نام بھی لٹاف معیار بھی لٹاف

ادھر ادھر کی باتوں میں نہ آؤ
صرف لٹاف کا

قوت سیاہ + ملتھی

یہ لے کر آؤ
تم مارکیٹ میں دو اخان، مینڈی بلکل اسٹورز،
پسدار اور جزا اسٹورز پر دستیاب ہے



رشتوں سے بھی خروم ہوتے جا رہے ہیں۔ اب ہوا کیا مل کی گوئے
تریتی دوڑ جوئی، پھر سکول سے زادہ نوٹس اور پھر قاری صاحب کے
وقت نے اور دریاں پیدا کر دیں، آج کے حوالے سے اگر بات کرو تو
اب تھیم رنگ میں پھنس چکی ہے۔ وہ کیا رہ سو میں سے کیا رہ سو بھروسی
و سوت، تھاری میں کوارڈیں نہیں لگائیں گے۔ بوالے
تھیں اسی تھام کے کوئی چین کو تھا کہ دیکھ دیا ہے۔ آج کے پیچے میں
تریتی کا فتحان اور وہ اس سے خروم کر دیا گیا ہے۔ تھارے دو مریضوں
میڈیا ہیئت، اونیں اپنے تو نہیں اور وہ میری خشی تھیں جیسیں جسیں اللہ اور ہر خدا نا
سے بخوب رہا کے بعد پھاڑ دیا رہتا تھا کیا کھوکھلاں کی تھیں جیسیں جسیں اللہ اور ہر خدا نا
معاشرے کے تھی تھام کی پہنچی کہ کہیں اور یہ سایا اسی تھام کا بھی کھوکھلا پیں
کے جا کا آپ سے بہت سے موالات کر رہا ہیں،
کا شمشڑ اسکے پار میں بیکی کیا جاسکتا کہ
اس کو ملنے سے فراہم بات کا احساس ہوتا ہے کہ
آپ ایک خوش بیس، خوش قلب، ایسی طرز کا
رسوست، تھاری میں کوارڈیں نہیں لگائیں گے۔ بوالے
لیں کے ساتھ، خشن و محبت سے بے پیاز کمر عربی
ش و کام کر رہا ہے جو بڑی عمر کے لوگ بھی ن
کر سکیں

”کرونا“ خاوفتی دعویں کو اسٹمچ کے ہو گھلادِ حاضر کو نہ گا کر دیا

بے کہ اتنے
اداروں میں اچھی
تعیم حاصل
کرنے کے بعد
بھی اچھی تو دور
کی بات بڑی
نکری بھی نہیں
ملتی، میں کچھ
سرے ساتھ بھی

بے بھی اس لفاظ مام کا لذکار
سری نہیں ملی لہذا ہم
لیک سکول کی بنیاد رکھ
مول ستم کے ہام
۱۰ میں یہاں
اے محترمے بہت کام
و لئے ای بے تھا شا

پاکیستانی اداروں کو حکومت ساختہ لے کر چلے

پیک سکونتی جاہر پائیویٹ
اوار اچھنگان دے رہے ہیں

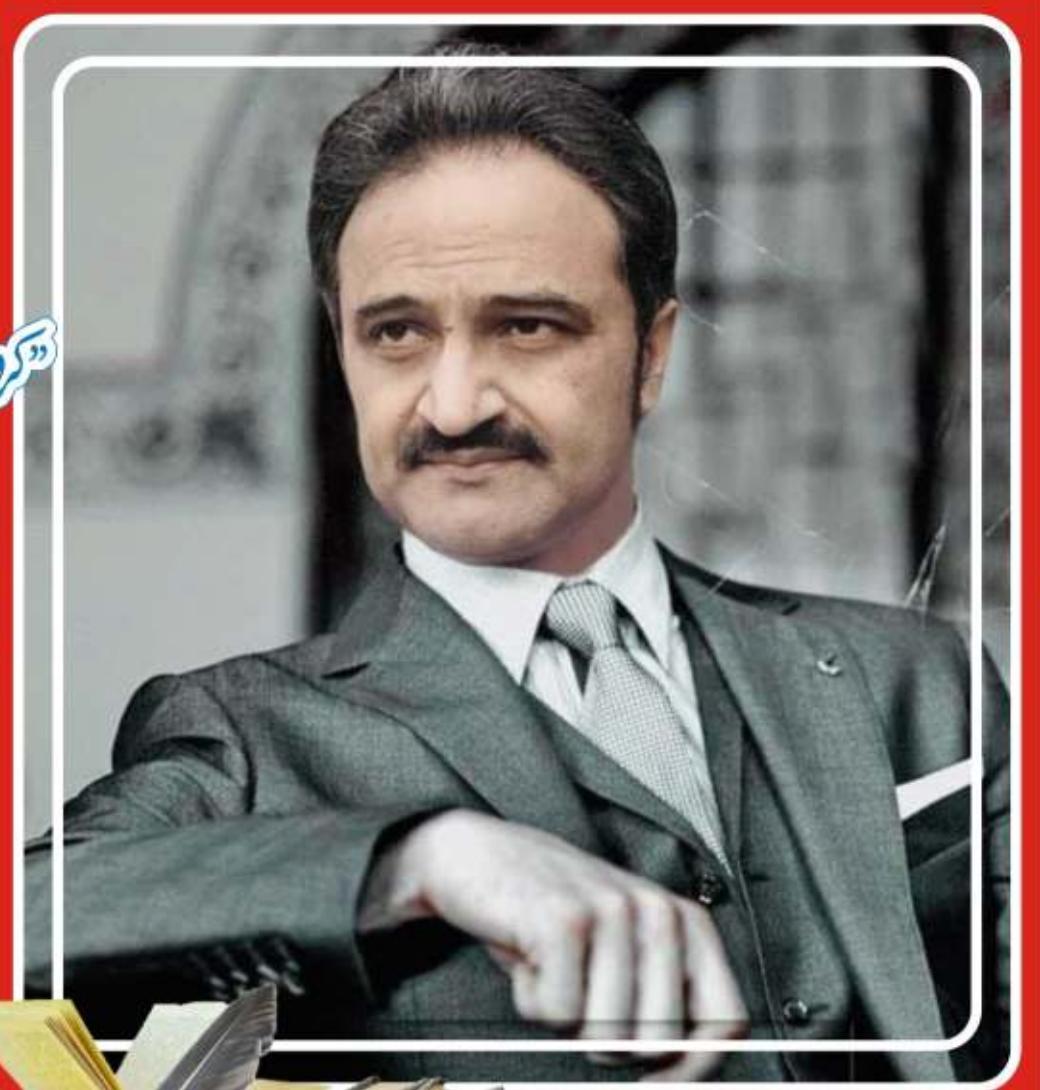
لایاں، جھکے اور سب سے پہلے
آپ ایک استاد میں ایک طالب علم
استاد کے درمیان رشتہوں سے
بینی آتے ہیں، گزرنے کل
آن کے کاشف مرزا کو کہ
دیکھ رہے ہیں؟
غدا کا شکرے



آج آپ کا ادارہ کہاں کھڑا ہے؟

امدادگار 25 سکولر میں ہمارے 53 سکولر ہیں۔ اس کے ساتھ تین سو
ترینیتی اداروں میں بھی ہم کام کر رہے ہیں اور آج 40 ہزار سے زائد طلبہ
ہمارے پاس ہیں جنکے نتیجے دو ہزار ڈجین اور قابلِ احراام اسلامیہ کی
خدمات پختہ پختہ ہیں۔

بھیتیت صدر آں پاکستان پر ایجنسیت سکولز فیڈریشن کن مسکل کا سامنا
کرنے والے حکومتوں کے ساتھ پیچے آزمائی، مطالبات بھی ہاں بھی ہاں۔ ایک



چیزیں آل پاکستان پرائیویٹ سکولز فیدریشن
کاشف مرزا کی نئی بات سے ملاقات

کاشف مرزا ایضاً ہر ایک شخص کا نام
ہے جسکن عملی زندگی میں وہ کوئی اچھی
خوبیت سے کم نہیں کر وہ اپنی
درجنے کا کاردار ہے۔ ایک رہنماء تھا

A black and white portrait of a man with dark hair and a mustache, wearing a dark suit jacket over a red shirt.

مشهد

کہ اس نے
مجھے ایسے بانہاں فرمایا

میں دیے ہیں کی میر جن اشوف نہیں، تیرتیت
اور اچھا انسان ہاتھے کی جگہ نے جہاں اعلیٰ تیکم و لاوی و بام بہت
لکھ کر دیں کوئی نہیں آتے دیا۔ آن کل کی سل کو دیکھتا ہوں تو
محض اپنے والدین پر بڑا فوجی خسوس ہوتا ہے شاید اس وقت وہ دوسری
جب والدین کی پاس ادا کو سوارے کے لیے وقت ہوتا تھا جو
آج تک کی ادا و دوس کو سمجھتی ہے۔ بیری پہلی در رکاہ بیری ماں
کی گوچی۔ بدھتی یا کبھی کبھی تکھیر رکھاری کی در میں اب طالوں کو
شاید ماں کی در رکاہ بھی نصیب نہیں جیسا آج کا کچھ ماں کی
گوچو وہاں سکول سے بھی دور ہوتا چارا ہے اور جدید و در کی خباشیوں
پہنچ کر دیکھا ہے۔ تم رشتہوں کے قرب سے تھے اور تھے، اور اسکے

خول دے سکے۔
سخت ایک کاڈیے جاتے تو آپ کے
سرے ہر جرم نہ ہوتے۔ لفظیں تم نے برہاء
خان پر بہت امیدیں تھیں مگر ان کے
کن کے آگے بڑی رکاوٹ ہیں۔ خان
پاں سے کم از کم آپ نے جو وہ سے
گئے اس پر جاتے تھے عمل دار مدارک
رجیں گی۔ درج بالا باقتوں کا اظہار
بیلوریش کا شفیع مرزا نے ”تی بات“

— 10 —

ساتھی کی ضرورت ہے اسٹادا پناہ مانگتا
ہے اس کی عزت کو پامال نہ کیا جائے

**95 فیصد قدرتی ریسورسز کے باوجود
یو تھا عدم توجہ کی کاٹکارا و لینکل اور
لینکل کو رس کا بھی اجراء کیا جائے**



کو بنانے سے وصفہ تعلیم دے دی۔ انہوں نے تمام تعلیم کو اور زیادہ
یہ سماں بھیوں پر ہال دیا ہے۔ پلے شہروں نے حالتِ سلسلہ پس کر کے لپیچاں
فیضہ سلسلہ پس کو ختم کر دی۔ بھارتیہ وہ بھرتی کرتے دوسال تک پچھوں کی تعلیم
سے بخوبی کھا کیا، تیرسا ریکارڈ کی جب اختتام آئے تو انہوں نے اوسے
امتحان لیئے اور آؤ دے امتحان نہیں لیے، اس کے بعد انہوں نے ایک اور
یہ سماں یہ دے دی کہ جو پچھلی ہے اس کو پاس کر دیا اور پاچ پرست پاس
کرنے کے بعد ایک مشکل تمہارے دے دیئے لیجیا گا وہ منہب۔
ان کا موقف ہے کہ کرونا کی وجہ سے ہمیں مجھوڑی کے عالم میں ایسے
اقدامات اختیار ہے پڑے؟

ای کو نہیں تو ان کو کھلے جائے کہ کوئی کردا، اس سے مل تو آبادی کے ضرورت اور پانچ سو دوڑاں کے لئے کہنے والے اپنے پڑھائیں، آپ تو کچھ تھے کہ ہم نے سانکل سلم اس ملک کو بنایا ہے، میرے سے زندگی کام انسان کو تو پہنچی ہے اس کے سانکل سلم ہوتا کیا ہے۔ ہم لوگ کس بات کی لذتی لڑ رہے ہیں، اس لیے کہ مل جائیے میں کہ ان انسلوں کو میر پر باہو نہے سچا ہیں۔

یہ سکول سلم ہے کیا؟
 اس کے چار ہیں، ایک بیٹھ ایک بیٹھ، آوت آف سکول پچھوں کو
 سکول میں لاتا ہے یہ تقریباً اڑھائی کروڑ سے زائد بچے بنتے ہیں۔ اس کے
 لیے آپ کو مریدہ دو لاکھ تھے سکول کھونا ہوں گے۔ اس کے ساتھ 25 اکٹھے
 تھے اس تاریخ دو رکارہوں گے۔ موجودہ سلم کے پیلک اور ایجینٹ سکول ملا
 کے 150 اکٹھے سکول بین جائیں گے تو اس کے لیے آپ کو بچی اس لاکھ نچرز کے
 لیے زندگی سفر ہو گئی کھونا ہوں گے۔ آپ کی بچی 65 بیجہد ہو گئی ہے۔
 اس کے لیے سکول دو ڈبلچنٹ دو رکارہوں کی وہ بھی آپ کے سکول سلم کا حصہ
 نہیں۔ پھر آپ کو ایسا سلم چاہیے ہو گا جیسی آپ کے مدارس اور سینئر پری
 ایجینٹ کش کے اور آپ کے پیرمیر سکولز کے پیچے یہ بچیں ایک متحالی سلم
 میں آئیں گے تو پھر معلوم ہو گا کہ آپ کا یہ سلم کہاں کھرا ہے جو آپ ابھی
 تک بہتر نہیں کر سکتے۔ درست ایم برہات یہ (باقی صفحہ 13 پر)

A yellow scroll tied with a brown string, resting on a white surface next to a black graduation cap.

تو یہ ہوئی رہا، نہیں اپنے بندھگی کی کا پاکستان میں جہاں حکومت
ہد لے گی وہاں تاریخ افغان اعظم ہج 74 سالوں میں نہیں ہو۔ کا اب
ہدل جائے گا اور عمران ایک بڑے وہیں کے ساتھ کامیاب ہو
چاکیں گے اور وہ بہتر جانتے ہیں کہ ہمارے تعلیم افغان میں کہاں
کہاں خلاں ہیں۔ پانچ پانچ پر صفت خرق کرنے کے دعوے تو
پاکستان پر 30 سال تکرانی کرنے والوں نے بھی کے تھے، انہوں
نے زیادہ سے زیادہ 2 پر صفت خرق کیے ہوں گے، ہمارے لفظی فلذِ حس
طرح بہت میں شوکے جاتے ہیں اس طرح یہ ملتی نہیں اور کہیں اور خرق
کر دیتے جاتے ہیں۔

پاکستان میں پارچہ بنت سکواڑی پر صفت اٹھ کیا ہے؟
اگر آج سے 25 سال پہلے کی بات کروں تو اس زمانے میں پیک سکواڑ
کی تعداد ایک لاکھ 52 ہزار کی، اب اسیت نے جب دوچیزیں لی تو
ہماری ایکی میں بیجا سے ساتھی فتحداش ہو گیا، پھر وہ سکول بھائے
گرفتہ کر سکنے کا گرم اور نہ ان کی طرف توجہ سے پاے۔ مجھے بتائے آج
ایک کروڑ بندہ اور سیر پاکستانیوں کے طور پر محنت کر رہا ہے اور وہ بے شمار
زمہاریں نہیں بھیج رہے ہیں۔ یہ لیکے کا ہی فا کردہ ہے۔

میرا سال اسکل کے بارے میں تھا؟
میں اسی طرف آرہا ہوں جو باتیں میں نے کی ہیں ان کی وجہ سات کا ذکر
کرنے بھی ضروری تھا کہ یہ کیا ہے اور اس ہوتے اور نہ ہوتے کے دراں جنم
یتے والے اسکل پر مستھن چل جا رہے ہیں، ان کا کل لاملا نظریں اُرہا ہے؟

مشکل چاپ کو کیسے دن کر دے جیں؟ ایک شہر یاد آ رہا ہے
سو برس میں نہ لٹل دل کی خالش
اور لٹل تو آن میں لٹل
خدا تعالیٰ نے انسان کو بے شمار صلاحوتوں سے فوازہ جوتا ہے اور وہ
بہتری کے لیے بہترین طرف پرستار ہتا ہے اور پھر کرم و امداد میسر ہو تو
پھر وہ ملک کو دیکھو رکھنے کی خالص لیتا ہے اور اس کو ایسا کرنا بھی چاہیے۔
میرے ذیل میں ایضًا کم کے ساتھ سماحت پاکستان کو پورا اُس اور قریبیک تربیت
کی اشد ضرورت ہے کیونکہ سوچل میڈیا جی ہے جیز بیشن وار نے اس کو بہت

ایک کتاب ایک ماحول، پکاں اساتذہ ایک نظام ہوتا تو
اڑھائی کروڑ بچے تعلیم سے محروم نہ ہوتے

آری سکونز کے سٹم کو ہی لا گو کر دیا جائے تو ہمارے بڑے بڑے مسائل خود بخود ختم ہو جائیں گے

وزیر اعظم عمران خان اپنے اردو گردی شے جعلی ارسٹوں سے
دور رہیں جو تباہی کا سبب بن ہے ہیں

علوم کی بہتری کے لیے % سے % سے پہلازگرا دسیں گے مگر آپ کے سامنے پوری تاریخ ہے کہ کسی نے ایک ایسا قدم نہیں اٹھا کر ہم ایک علمی یافتہ پر، اقتصادی یافتہ ماحول اور تعلیم یافتہ معاشرہ ہنا سمجھا۔ ایک درمیں خود و زیر اعلیٰ مختار اور گورنر کا مشیر رہا ہوں تو مجھے دہانی جنگ کے ستم کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ ایقین کریں کہ ان لوگوں کی نیت ہی نہیں ہے کہ اس کا ایک بہت بڑی تیجھے ہے روسیں جیسی اور بدلتی یہ کلیں کر 95 فیصد قدرتی روسیوں نہیں اپنے استعمال ہی میں نہیں رکھتی، تھی خوشیں ۲ کیں کلکتہ معدے ہوئے، لکھتی سیاہی سلگن کیں گے مگر کوئی بھی نہیں، دو اور ترہ بہنا تھا کہ سیاستدانوں کا کام ہے ہر سماں ہوتے ہیں وہ ملکی مسکن کا کیوں سوچیں گے، یہی بدلتی یہ کہ 65 فیصد یا تھکی نہ



بہتری آئے
تکی دزی اعظم عمران خان
جب انتخاب لارہے تھے تو ا
فرمان تھا کہ تم سات پرست و
پی صرف تعلیم پر خرق کریں
سٹکل ایجکیشن سٹم ہو گا، انتخاب
یہ دعوی رہا، تمیں امید بندھ گئی کہ یہ کام

تمیں سکتے تھے کیونکہ ان پر اپنے صحابیوں کو مولانا چڑیاں حسن حضرت، فیض احمد فیض اور مظہر علی خان کے دور اوارد اور ان کی صحافی روایات یاد ہیں اور شعوری اور غیر شعوری دونوں لفڑی پر یہ روایات ان کے صحافی المدار کا حصہ ہیں پیچے گئیں۔ ان کو اس

یہ اکتوبر 1966ء کا سال تھا جب بیٹھل پر یہی فرشتے کے اخبارات پاٹھوں پا کستان ناچھڑا اور امر و رضا کے کارکنوں نام کریم خان صاحبوں میں زبردست بے پیشی پائی جاتی تھی کیونکہ بیٹھل پر یہی فرشتے کے چیزیں میں عہد اکرم سومار جو ہم ناچھڑے کا بھیٹھل پر یہی فرشتے کا چیزیں بنا دیا گا۔ یہ 1966ء کے غالباً ابتدائی مہینوں کی بات ہے عہد اکرم سومار صاحب اس زمانے میں بہت دلچسپ شخصت کے ماں ہوا کرتے تھے۔ فلسفیاتی اقتدار سے وہ بہت مذکور ہم کے اسلام پسند ہونے کے داعی تھے اور رات کو وہ ”بھرجن شربات“ سے دل بہلاتے تھے اور دوستوں کی صحبت جاتا تھا۔ ہمروں والوں پسند اور فلسفی پا کستان کے حادی ہونے کے زبردست داعی تھے۔ اس زمانے میں اسلام پسندی کی اصلاحاتی نئی ایجاد ہوئی تھی اور فلسفی پا کستان تو انکی پوری طرح زبان رعد عام جنگیں ہوا تھا۔ یہ تجزیل بھی گز نہ مانے میں تجزیل شیر غلی کا دین تھا۔ ہمروں والوں صاحب اسے جب بیٹھل پر یہی فرشتے کے چیزیں میں عہدہ سنبھالا تو ان کو پتھار دیا گیا کہ جب تک وہ پا کستان ناچھڑے اور امر و رضا کے سینئر

حوم کا خبرات عاصیانہ قبضہ

جپ 1959، جپ 19

وہ ایک طرف تو قوی اسمبلی کے رکن
تھے تو دوسری طرف صدر ایوب کے
زبارداروں میں ان کا شمار ہوتا تھا اس
پر ملک کے نامور اور مشہور اخبارات
کے مدارالمہام ہو گئے تھے

19 اپریل 1959ء جب

ایوبی مارشل لائک چھ ماہ بعد

ای صاحافت کو ریغناں بنالیا گیا

ذکر میں کر رہا ہوں
اممی بالادستی پر آئے اور خصوصی
روایات کے حوالے ٹھوپوں ہی
کو حاصل تھی چنانچہ جب بیٹھ
پرنس ٹرست کے چیخ میں
بنجائب عہد انگریز سوار نے بیکی
پار پر وکھو وکھڑ کیلہلہ کے صدر
وفتر لاہور میں امر ورز، پاکستان
نائکر کے حوالے ٹھوپوں کو خطاب کیا اور
اپنے خصوصی لفڑیات کو ٹرست
پاٹھی کے طور پر دیکھ کیا تو بھری
ان مائنکر کے سعادت کے پکھا صول جا گزین ہو گئے تھے۔

محلہ مسٹر سرفی، نامہ مکان، ناقہ، ۱۱ نومبر ۱۹۵۸ء

کتابخانہ

سومار صاحب نے جب بھیش پر لیں
ٹرسٹ کے چیئرمین کا عہدہ سنھالا تو
ان کو تاثر دیا گیا جب تک وہ پاکستان نامندر
اور امر و روز کے سینئر شاپ سے جان نہیں
چھڑاتے، ان کے پاؤں نہیں جم کتے

بہر حال جب مہاراٹھری سومار صاحب نے یہ عہد منجلا اور بہت خوش تھے اس لیے کہ کسی تو وارد سیاست دن ان کو بخوبی کارکنی ہو ایسا بڑا اعزاز اس سے پہلے نہیں مان تھا اور یہی بھی سومار صاحب بنیادی طور پر بہت ہی Ambitious سیاست دن تھے۔ دوسرے وہ اپنے آپ کو بہت بڑا Orator کہتے تھے۔ میلکزادہ

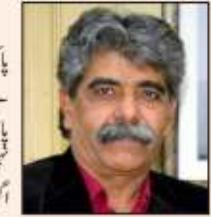


دنیا اور آدمی تھے، اس کے باوجود ان کو کوبل پتہ میل کر دیا گیا۔
سچی روشنی کا دبر سے لندن میں پاکستان ہائیکورٹ نے نامہ لے
دیشیت سے متعلق ہونے کی چانچل پر جس دو مریض اپنے خاندان سمیت ان
پہنچا یہ وہ دن تھے جب دہت نام کی مراجحتی بینگ عروج پرچی اور امر
دہت نام کے بہادر جمادیین پر جو مختارتم اور زربے تھے
اُنکے عالم کو کیا تھا؟
اور لندن میں لوئی ون
ٹیکس اگر راتا جب ان
میں کوئی جملوں یا مظاہر
ہو۔ چانچل میں جب کچھ
لندن کی پوری دنیا دیست
میں امریکی مظالم کے خلا
زبردست احتجاجی تحریک

کیا گیا تک حکومت کو پادر کرایا
چاکے کہ جب تک ان اداروں سے ان مشزور خوش کو کالا نہیں جائیں اس
وقت تک یہ ادارے پاک و صاف نہیں ہوں گے اور حکومت کے لیے یہ
اخبارات کارام نہیں ہیں سکتے۔ اور ہم بھروسے تھے کہ تم نے بالآخر یا
لیکن آخر جملہ مکرم سوہنگی تو منع کرتے، سیاستدان تھے اور جو توڑے کے
بھی باڈشاہ تھے اور مجھے ہوئے اخبار نہیں جو داکیں بازو سے اپنے کو مختلق
ہو دیا جانچ جب اس ادارے پر حکومت کا
تھت کے شعبوں میں دھڑکنے والے دشمنوں،
بھرتی ہوئے شروع ہو گے۔ اس طرح ان
تھت کے حامل اخبارات کے شعبوں میں
جو جنیاں اولوی طور پر فتح مقدامی اور مکرانوں
کے۔ ان اسکے باوجود اس دور میں، جس کا

ملک کے نامور اور مشہور اخبارات کے مدارالعلماء بوجے تھے پہنچانے والے خوبیوں کے ساتھ وہ ان اخبارات کے ذریعے اپنے اور اپنے ائمہ رضا کی تکمیل کا خوباب دیکھ رہے تھے۔ دوسری طرف پاکستان ٹائمز اور امروز کے سائنسی صحفی تھے جن کی تحریریت اپنے انداز میں ہوئی تھی کہ وہ کسی مالک کے حلقہ اپنے اخبار کو اپنی ضرورتوں اور اپنی تکمیل کے لیے استعمال کرنے کے پارے میں موقع پکی کیا جائے۔

انٹرویو: اسد صہزاد



پاکستان کے نوجوانوں کی بڑی بدستی یہ
ہے کہ وہ ذکری ہولڈر تو جیسیں مگر ان کے
اس کے 45 فیصد شیرت ہے جبکہ اس کا شیرت 1.7 گزین ہے۔ اسی کامرس
صرف ہماری ہی نہیں پوری دنیا کی میشٹ کی سب سے بڑی ضرورت
ہے۔ یہ بات میں بولنس کے حوالے سے کہ رہا ہوں۔ اگر آپ نے خود کو
آگے لے جائے کی آرزو بڑی کرتے ہوئے معماٹی طور پر بہتر کرتا ہے تو
اگر تو کوئی نہیں ہے تو کیا ہوا آن پوری دنیا

کاغذ کیا جا سکتا ہے، یہ سب چیزیں پاکستان میں ہیں؟

الہامداد پوری دنیا میں اسی کامرس کا سب سے بڑا پلیٹ فارم ہے اور
صورت حال تو بیشین اتوہاں ایک ہی بات دھائی دیتی ہے کہ
کوئی بھی نہیں کوئی ترقی کا
کام ملک کی ترقی کا
آغاز ان کی تو جوان
سل سے ہوتا ہے، اگر
میں اپنے ملک کی
بات کروں تو کہانی
اس کے اکتے ہے
کہ جو پچھے ہائی
سکول یا کالج
میں تین ۵۰
شاید سوچ
بھی نہیں
کر سکتے
اپنے
نہیں

”پاکستان میں اور لوگوں کو ہائی مخصوصہ جات میں اپنا اچھا مستقبل دھائی دے رہا ہے“
”اب پاکستان میں اسی کامرس پلیٹ فارم ایمازوں یہ سب ضرورتیں مہیا کرے گا“

”ہم نے اپنے پلیٹ فارم پر پاکستان بھر کی یوچہ کو شہر اموقی دیا ہے وہ کھر بیٹھنے نہ صرف اپنے
والدین کا بوجھاٹھا سکتے ہیں بلکہ آنے والے کل میں انہیں اپنا مستقبل روشن نظر آئے گا“

کے نوجوان کھر بیٹھنے، اسی کامرس کے ذریعے صرف خود کو سوارہ ہے ہیں
بلکہ ان کی نہیں بھی ان کاموں میں آچکی ہیں۔ ہمارے باہم ان کو بتایا
کر سکتے۔ آن ہم
پاکستان میں سب
زیادہ کا لوگوں پر
ہوئے دیکھ رہے
ہیں اور اب کتنے
DHA اپنے نیام
میں آرہے ہیں
آپ اسی کامرس کے ذریعے نہ صرف خود کو سوارہ ہے ہیں
بلکہ ان کی نہیں بھی ان کاموں میں آچکی ہیں۔ ہمارے باہم ان کو بتایا
کر سکتے۔ اپنے ملک کی محاذی زندگی کو کیسے بہتر کرنا ہے۔
پاکستان میں ایمازوں اسی کامرس پر اگر ماڈل آپ نے خود کو سوارہ
فیصلہ ٹکوپی سکانے کے ذریعے بنائے گا بلکہ آپ کھر بیٹھنے پانچ سو ڈالر
سے آٹھ سو ڈالر کا سائیٹ چیز، خاص کر رول ایریا کے نوجوانوں کو اس
طرف را گپ کریں گے، جو تو کریاں خلاص کرتے کرتے وہ مکانی کی اصل

”ایمازوں - اسی کامرس“

65 فیصد نوجوانوں کو روزگار کی طرف لے رہے گا

پی او اسلوشن کے سی اسی او
شانہ سعید کی اسی بات سے نفتگو

مرکود ہے ہیں۔ پلچر سے محروم، مس کیوں نہیں
اور معلومات تکمیل کرنے سے محروم، یہ تین
الٹوٹ ہمارے نوجوانوں کی چھاتی کا سبب
ہے۔ رہے ہیں الٹا ایمازوں اسی کامرس
پر گرام کو ہے سے چھوٹے شہروں
میں لے کر جا رہے ہیں اور آنے والے
وقتوں میں آپ بیٹھیں گے کہ ہمارے
جون کس قدر اپنے معماٹی حالات کو کس
طرح بہتر کر سکتے ہیں۔

ایمازوں اسی کامرس کیا ہے؟ اس سے پاکستانی نوجوانوں کا

محظی کیسے سوارے گا۔ ہرے شہروں سے لے کر جھوٹے شہروں میں بے
روزگاری کے ٹوڈھا کو کیسے ختم کرنا ہے؟ اور وہی اہم باتوں کے باہم
میں ہم نے گزشتہ نوجوان پاکستان میں ایمازوں کو رہا ہیش
اوٹھنے کے انشاً ملک کی اسی اچھا ملکیت کی سب سے بڑی ضرورتیں مہیا کرے گا
وہیں اور اسے کے اوشاہ سعید سے ایک ملاقات کی جو ہیل کے کاملوں
میں ہیں خدمت ہے۔

آپ نے ایمازوں کا آئینہ کہاں سے پھٹا اور کیوں ضرورت محسوس کی
کہ جو کام پوری دنیا میں بھری کی طرف چار ہے، وہاں کیسے ہے جو زگاری

کچھ سے محروم راہ پر کا فقدان معلومات تک سائی —

کوئی بہاں پیدا نہیں ہونے دیا گیا۔
ہم اپنے بیٹھنے پلیٹ فارم پر پاکستان بھر کی یوچہ کو ایک شہر اموقی دیا ہے
کہ وہ کھر بیٹھنے نہ صرف اپنے والدین کا بوجھاٹھا سکتے ہیں بلکہ آنے والے
کل میں انہیں اپنا مستقبل روشن نظر آئے گا۔ اس کے لیے وہ کھر بیٹھنے برہاء
چار بارگی سوہا ایسا پونڈ کھا سکتے ہیں اور یہاں اس طریقہ ہے کہ
آپ کو کچھ سوچ پڑھنے کا کام کر سکتے ہیں۔ اس سے
آپ کے اندر سب سے بڑی سوچ پڑھنے کی کہ ہم کسی
بھی بڑے کے خوشحال ہیتے ہیں کہ نہیں اور ہم ان پر
کو ہر طریقہ کا پلیٹ فارم بھی کریں گے۔ ہمارے ہاں
یہ بھی ہے کہ جوچہ کامرس پر ہر دوسرے ہیں وہ بھی
نہیں جانتے کہ ان کو آئے چار کیا حاصل کرنا ہے، وہ
صرف کتاب پڑھ رہے ہیں، ہم نے پہچاں یہ نہیں
اور فعلی آہا بوجھاٹھی کے ملک جا کر طباہ و طباہات کو
لیکر دے کے کس طریقہ پر نہیں کیا پہلے
ہے، بھر بیٹھنے کے سکا ہے
ایسی بھر بیٹھنے کا جا سکتا ہے۔ ان بھی کو
یقینی دی جا رہی ہے کہ پڑھنے کے بعد ملکی
کرنے کے بعد انہیں نے اپنی زندگی
کو کس طریقہ آسان اور بہتر بنانا ہے۔
آپ نے ایمازوں کے سامنے آغاز کیا، کیا پہلے
کسی کے ساتھ مشکل ہے؟
پاکستان میں اس پور کام کو شروع کرنے
سے پہلے ہم نے ایک سروے کرایا کہ پچے
و گریاں تو لے رہے ہیں بھر بیٹھنے کے سامنے
ماتحت۔ وہ کسی کو کہ کرچک جائے، بخکھارے ہے
چیز تو سروے کے وہاں تین باتیں سامنے
آئیں۔ جیلی بات پر کچھ تیڈے تو رہے ہیں جس
گرمان کو کسی ملک کے چھپکے بارے میں نہیں تھا
ربت، ہماراں کے درمیان کیوں نہیں تھا کہ یہاں
جسے تیرسا یا کہ گزری دینے کے بعد ان کو نہیں تھا
گیا کہ آپ کو گزری نہیں تھی تو آپ اپنی دو
آپ کے تخت کا روہار میں کیسے جاتے ہیں۔ اس
دو رہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض بچوں کے پاس اسی
کامرس کے بارے میں بہت معلومات میں بکری معلومات
کے بارے یہ علمیں تھیں کہ اس سے فائدہ کیسے اٹھانے
ہیں۔ ہم نے سروے کے وہاں پہنچنے کے پس ان
تین ملکاٹی میں کیا ہے، اب ہمارے ہاں ایک میلیں
کیک پچھپے پاکستان کے کی یعنی شہر کی پوری پیش
لائی اپنے اس رہا ہے جس کا اکثریت کی پیشہ فنیں کان کے ساتھ
ڈیل کیسے کرنا ہے۔ اب ہم نے پہلے چھپکے تو قیدی دیے اور ہم اس کو
مفت پر حاصل ہے ہیں کہ اسی ملک کے کسی شہر کی ایسیت کیا ہے؟ وہ مری چیز
لیک آف کیوں نہیں، اس کو ہم نے اپنے کورس میں نہیں کیا رکھا ہے۔ تیرسی
بات آجائی ہے لیڈر شپ کی کہ آپ جو کام کر رہے ہیں اس میں لیڈر شپ کا
بڑا لحاظ ہے۔ ان کے اندر سب سے بڑا اعوقب ہے کہ وہاں کے نوجوان
سے بات کیسے کریں، ذرستے ہیں کہ کہیں اگے سے کوئی ملک جواب نہ
آجائے۔ ہمارے ذریعے ہر انسان کے اندر ہمت، جرأت، بات کرنے کا
لیٹھ اور مکمل کر پہنچ پر اسکے بارے میں تھا، بچوں کے اندر سے اس
خوف کو دور کرنے کے اشوضورت ہے اور جب ان کے اندر ملک اور
باقت کرنے کا بذریعہ ہوگا تو بات اس کے لیے بھی سمجھے گی۔ اکثر پچھے
تو یہ سوال کرتے ہیں کہ یہاں ہر دوسرے
وں کوئی کوئی یہ پچھہ دے رہا
ہوتا ہے کہ اخدا کے ساتھ
باقت اور کام کریں گے
یا تیسیں کہ تمہارے احتمالوں سے
لامیں، مگر وہ گھاٹے ہیں؟ پھر ہم
نے ان کو کامیابی کی کہ کس طریقے سے
آپ نے کامیابی کے لیے کون کون سے
زینے کر رہا ہے۔
(باقی صفحہ 15 پہلی نمبر 1)

وہیں میں ایک بات کہتا چاہوں کہ پاکستان کے جو پچھے کا لجڑا اور یہ نہیں
سکیں، یا آئت کی بات نہیں اس سوچ



پند کرتی ہے ادھر اور آہر کھلتی ہے
ڈاکٹر فرحت عباس، راولپنڈی
اب طائر خیال کہاں اپنے گر میں ہے
وہی نظر ہے کوئے نبی اور ستر میں ہے
ڈاکٹر غیر عابد، بہدوستان
آپ کے در کی جو زیارت ہو
آؤی چھیسے میں اپنے خادم میں آگیا
بزر گنبد کو پھول ہو جائے
ساری صحت وصول ہو جائے
روہ طیبہ میں نبی رہوں غیر
اور مدینے کی دھول ہو جائے
اقبال نویں برلن

گنبد ہو فقط گنبد خدا کی طرح کا
آنسو ہو مری گنبد میں صرا کی طرح کا
رستے بھی نہیں یا وہ بخلان بھی نہیں ہوں
دیوں سفر ہے مجھے صرا کی طرح کا
صابر رضا، باغیر

کہنی ہے اک بات نبی تھی
جس میں ہو ہربات نبی تھی
ہونوں پر اس آپ کی باتیں
رہتی ہیں دن رات نبی تھی
قریں غافت عرب، امریکا
ریال درہم دینار سے رہتی نہیں رکی
یہ حمد و نعم والا قیمتی سامان کافی ہے
رخشنہ دوپہر، لاہور

چھپے مرے نبی ہر آن ہو رہے ہیں
قرآن کے معنی آسان ہو رہے ہیں

سید پیغمبر حیدر، کراچی
تو کس لئے غافل کا پڑے
پاچھے رہا ہے
یہ جس کو بھی
کہہ دیں کہ
خدا ہو شدہ ہے
احسان شاہ، گلگت
پاکستان جب قریئے

سے مدینہ
بلاتا ہے مدینہ سے مدینہ
سفر کی آزاد جب بھی ہوئی ہے
صدما آتی ہے پسے سے مدینہ
ذرا دیکھو تو کتنا ملکیو ہے
حمد کے پسے سے مدینہ

خرم ظیح، اسلام آباد
کسی بھی نعم گو شاعر کو بڑوں مت سمجھا
بہادر شخص ہے اپنا عقدہ لگھ رہا ہے

محترمہ مولانا جمال مصر
آنار نعم کرتی ہوں اس دعا کے ساتھ

محشر میں کاش میں ہوں رسول خدا کے ساتھ
عرشِ باشی، اسلام آباد

مرے قلم کی ہے شانِ مدحت
میرے قلم کی ہے آنِ مدحت

ذیشان مہدی پشاور
ٹکلتوں کا کڑا سفر ہے

کوئی نہ اسکا پیارہ ہے
مسعود احمد، اوکاڑا

بیٹا رہوں میں آپ کی چھاؤں میں یا نبی
سر کو قبول کئجھ پاؤں میں یا نبی
آنے لگا ہے جب سے مدینہ خیال میں
ازانے لگا ہوں میں بھی ہواؤں میں یا نبی
واجادہ، لاہور

حامد بیہقی مدح سراءِ اہل بیت
سرکار دو جہاں کے سینے میں آگے
صادقِ بیگ، لاہور
ایسا سرکار کا تم ایسے کہا مانتے ہیں
جس کو دیکھا ہی نہیں اس کو خدا مانتے ہیں
جو مل طیبہ میں اس نے حدی کردی پیاری
یوں لگا چھیسے میں اپنے خادم میں آگیا
آفواج پاکستان میں نعمت گوئی کی روایت کے موضوع پر عسکری نعمت گو شعرا کا تذکرہ بہت اہم ہے: شاکر کندان

ہماری تہذیب اور شخص کی خوبصورتی ہے جس نے ہمارے نعمتی سرمایہ کو ہمہ گیر اور شرود مند کیا: ڈاکٹر عزیز احسان
نعمت کے رسائل و جرائد کی اشاعت قومی اداروں کا کام ہے کوہ نعمتی رسائل کو مختلف ایکریویوں تک پہنچائیں: سرور حسین نقشبندی

یہ صدی نعمت کی صدی ہے مقام سرست ہے کہ آج ہم نعمت کی صدی میں زندگی پس کر رہے ہیں: شہزاد بیگ
نعمت کے حوالے سے کوئی بات مکمل نہیں کی جاسکتی: قراءۃ الحسن نقوی

نعمت کا اعجاز ہے کہتے ہیں تو
نعمت ہے کوئی بات
معبار

دل شاد ہیں ہر درد کی شدت سے زیادہ
کیا چاہے اور اس کی محبت سے زیادہ
یقی کے ہم اس کی
پرستش نہیں کرتے
دیگر مسلم ممالک کی زبانوں میں ان کے تراجم ہونے چاہیے: ڈاکٹر ارشد محمد ناشا
رہتا ہے بھروسہ میں
ہدایت سے زیادہ
حضور کی حیات مبارکہ ہمارے لیے قیامت تک مشعل را ہے: ڈاکٹر یوسف خلک

اوایج پاکستان میں نعمت گوئی کی روایت کے موضوع پر عسکری نعمت گو شعرا کا تذکرہ بہت اہم ہے: شاکر کندان
ہماری تہذیب اور شخص کی خوبصورتی ہے جس نے ہمارے نعمتی سرمایہ کو ہمہ گیر اور شرود مند کیا: ڈاکٹر عزیز احسان
نعمت کے رسائل و جرائد کی اشاعت قومی اداروں کا کام ہے کوہ نعمتی رسائل کو مختلف ایکریویوں تک پہنچائیں: سرور حسین نقشبندی

صلٹی کے درد پر
ملٹے
ول کی بحالات کا معیار آپ ہیں
اس ساری کائنات کا مجموعہ ہیں آپ ہی
اس ساری کائنات کا
آپ ہیں
ایک تاثور
کس مقام

صدق جاندھری، حسام عظیٰ، بیانی عشقی، ایم فواز احمد اور عصف شیر
چشمی و دیگر بھی نعمتی مشارکوں کو فروغ دیا، نیز انجینئرنے ہی بیان کی
اوپی تاریخی تحریک کوئی مہیر لکھی، جس کے سب قابل آدائی
شروع نہ کہلاتا ہے۔ اور بیان ہی ہر نعمت 313 شرعاً کا پہلا
انتخاب چھپا اور ماہنامہ "شہر نعمت" بھی لفڑا رہا ہے، مقام
سرست ہے کہ آج ہم نعمت کی صدی میں زندگی کر رہے ہیں
چشمی و دیگر بھی نیلے نعمت کی انتیلیاں پر
تفصیلی تسلیکی اور کہا کہ اردو میں نعمت کا
وامن بہت وسیع ہے۔ ڈاکٹر ایمنہ بی بی

دوسرا دور میں عالی
مشاعر کی محلہ
صدرات میں
جناب ہاشم اوری
بیان پور، جناب جلیل
عائی، پاکستان، جناب حامد
امروہی، امریکہ، جناب صادقِ جیل
لاہور، جنکہ مہمان خصوصی جنابِ سید حمزہ،
راولپنڈی، جناب اختر شاہ، جناب اعجاز کور ریجے
علی سید، پشاور، جناب اختر شاہ، جناب اعجاز کور ریجے
لاہور، ہمنان، اعزاز ایڈ فرحت عباس، راولپنڈی، ڈاکٹر عزیز
عادبد، بہدوستان، جناب اقبال توپر بنگلہ، جناب صابر رضا
ماچھر، محترم نورین طلعت عروہ، امریکہ، جناب رشید نویں
لاہور، سید پیغمبر حیدر، کراچی، جناب احسان شاہ، گلگت، شہزاد کرام
میں جناب فتحم طلقی، اسلام آباد، جناب اعیشہ، عاصم، باشی اسلام آباد،
جناب حبیب الرحمن شفقت، گلگت، جناب ذیشان مہدی پشاور، جناب
مسعود احمد اوزکارا، جناب واحد احمد لاہور، جناب شارق خان، برطانیہ، جناب
چاویہ اقبال الگا، جناب آعینہ رضا شفیع اسلام آباد، جناب الیاس پاہر احمدان
راولپنڈی، محترمہ نعمت و حمید، راولپنڈی، محترمہ تسلیم اکرم، اسلام آباد، شاہ

پر، یادیں ہمیشہ مشارکوں اور ایکیں ایکیں فیصل آپا پیش کیا تھا۔
پہنچتی نعمتی اسعار، تامکھانہ، ٹکلیں پیش کیا جائے گا۔
سیدنا شاہ اوری، بیان پور
ذات برتر سے خلایات بھی برتر مانگوں
میں سمندر کا ہی قطرہ ہوں سمندر مانگوں
اس طرح من اڑھ من مقدر مانگوں
دن کو تدبیر کروں رات کو رو کر مانگوں
جلیل عالی، پاکستان
اتا کے کھا گیا اتا کے پڑھا گیا
جتنا کھا گیا تجھے جتنا پڑھا گیا

رخشنہ دوپہر، لاہور
چھپے مرے نبی ہر آن ہو رہے ہیں
قرآن کے معنی آسان ہو رہے ہیں

سید پیغمبر حیدر، کراچی
تو کس لئے غافل کا پڑے
پاچھے رہا ہے
یہ جس کو بھی
کہہ دیں کہ
خدا ہو شدہ ہے
احسان شاہ، گلگت
پاکستان جب قریئے

سے مدینہ
بلاتا ہے مدینہ سے مدینہ
سفر کی آزاد جب بھی ہوئی ہے
صدما آتی ہے پسے سے مدینہ
ذرا دیکھو تو کتنا ملکیو ہے
حمد کے پسے سے مدینہ

خرم ظیح، اسلام آباد
کسی بھی نعم گو شاعر کو بڑوں مت سمجھا
بہادر شخص ہے اپنا عقدہ لگھ رہا ہے

محترمہ مولانا جمال مصر
آنار نعم کرتی ہوں اس دعا کے ساتھ
محشر میں کاش میں ہوں رسول خدا کے ساتھ
عرشِ باشی، اسلام آباد

مرے قلم کی ہے شانِ مدحت
میرے قلم کی ہے آنِ مدحت

ذیشان مہدی پشاور

ٹکلتوں کا کڑا سفر ہے
کوئی نہ اسکا پیارہ ہے
مسعود احمد، اوکاڑا
بیٹا رہوں میں آپ کی چھاؤں میں یا نبی
سر کو قبول کئجھ پاؤں میں یا نبی
آنے لگا ہے جب سے مدینہ خیال میں
ازانے لگا ہوں میں بھی ہواؤں میں یا نبی
واجادہ، لاہور

نام بھی لالا
معيار بھي لالا

www.lasamindustries.com

DRAP Enlistment #
6 - 00873
FORM 7 - 0873620225

BELIEVE ME IT WORKS

353753
510572
217188
29840

لارق مہزل عرق مہزل 500 ml www.lasamindustries.com

رکھے آپ کو چاک و چوبند
سمارت رہیں صحت مند رہیں
لالا عرق مہزل
HALAL CERTIFIED QUALITY MANAGEMENT ISO 9001:2015 ENVIRONMENT MANAGEMENT SYSTEM ISO 14001:2015 SAFETY MANAGEMENT SYSTEM ISO 45001



شوہر کی دنیا



فلموں کے شہر پیکیشیں پر ایک جوڑی ویاس کے دلقطی ہوتے تھے۔ ستر کے عشرے کے آخر میں وکٹوری کام لمشڑتی اور وہیں اس کا مقابلہ ہوا۔ ویندر کو اگر بیرونی اور ہندی پر پورا میرتھا۔ پہلی اس کی مادربی زبان تھی لیکن اردو اسے بالکل نہیں آئی تھی اپنے وہیں پورا عرب ڈالنے کے لئے اردو کے سمتے نہیں ملک اور مومنے مولیٰ القاظ الحکومی شروع، مقابلہ کی کرتا تھا۔ سارہ کو ان دونوں "بیا ادوب" میں اپنے لئے ہوئے اور یہ ساتھ کا بخطیر بتاتا تھا۔ ساحر لدھیانوی ایک اداریہ سے دوبار سنپا کتا تھا۔ اگلے روز جب کسی بھائی تھے جب اس نے تیسری دفعہ اسے پناہ دار یہ ساتھ کی تو اس نے خفت چھاج کرتے ہوئے کہا "یا، بس کہا اب تو تم ایسا بیوی میں میرے دماغ کے بیٹلوں کو نہیں میں مکس گیا ہے۔" ایک روز وارڈان روپ سامنے آئی ہوئی ایک نہایت خوبصورت گوری چنی لڑکی کو دیکھ کر اس نے نفرہ لکھا "واہ کیا شعلہ۔ آپوں سامنے سے چلا آ رہا ہے۔" اس کو کہے کرے کے باقی تینوں

اس سفر کے بارے میں الٹی سیدھی کہا گیا۔
مشہور ہیں ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ساحر لدھیانوی 1946ء میں ایک کائفی میں
شرکت کیلئے حیر را پادکن گئے ہوئے تھے۔

"ساحر لدھیانوی کو 1946ء میں کوت
رائے نے اپنی فلم "آزادی کی راہ پر" کے کائنے
لکھنے کے لیے بھی بلایا۔ ساحر نے وہاں میرے
لیے بھی مکالہ لکاری کی اجازت حاصل کر لی۔

کتاب "آٹھا بیان کیا کیا" میں لکھتے ہیں کہ نہیں وونی فلموں میں بطور سانپڈہ بیرون کے منتظر کریں گیا تھا۔ معابرے میں وہی اور پاچ ہجھے ڈاروں پر قم بطور یہاں افسوس ہی تھی جو اس زمانے میں خاصی بڑی رقم تھی۔ حیدر اختر نے خاصے "یقوف" میں اپنی بھتی جاتی کہانی سناتے ہیں۔

"اس زمانے میں ساحر اور حیدر اختر تھیں تھیں۔ ایک دوست نے

کرایت سب سے زیادہ معادضے لیئے والے فنکار تھوڑی راج، جو اس فلم میں منتظر کام کر رہے تھے کے پاس گئے۔ اپنے عہد کا یہ پہنچانا اداکار حیدر اختر کے ساتھ ہندوستان کا مندر کے منتظر آیا اور

اس فلم کا موضوع تحریک آزادی تھا جس کا مرزا چی خیال غافل تھا۔ حیر کی آل اٹھیا کا گھریں اور اس عہد کی اہم سیاسی مخفیات کے گھر گھونٹ تھا۔ ہندوستان کے آئینی مشکل کو زیر بھٹاکتے ہوئے ایک آزاد اور حمدہ بندوستان کی تجویز چیز کی تھی۔ فلی گیت تھا کہ اسے طور پر ساحر اور مکالہ لکھنے کے طور پر حیدر اختر کی پہنچانی تھی۔ مکالہ لکاری کے اس عہد میں یہی اختر کے ساتھ ساتھ ابراجم طیں، باہرہ سرور اور محمد بریلی بھی شامل تھے۔ حیدر اختر اس فلم میں ایک شخص کروار بھی اداکاری بھی پہنچ لیے تھے۔ فلم کے سائز اداکاروں پر تھوڑی راج اور حیدر اختر اور ساحر لدھیانوی کو بھی سے بنا دا آتا۔ ایک قوم پرست قلساز گلوکوت رائے "آزادی کی راہ پر" کے عنوان سے ایک قلم بنا رہے تھے جس کے گیت لکھنے والے ایشور نے ساحر لدھیانوی کو بھی بنا دیا تھا۔ اس وقت ساحر کی شاعری تھی اپنا داد جگاری تھی۔ حیدر اختر لکھتے ہیں:

'1945ء کے آخری میتوں میں، جب اس کی دیرینہ آزادی اور اسے ایک فلم کے کائنے لکھنے کے لیے بھتی جائے کی ہیٹھلہ ہوئی تو اس نے قریباً تین بیٹھنے کے بھتی کا سراہیا ریس کیا۔ اس کا آخر اس نے اس قیمت سے جباں وہ ملازم ہو کر جا رہا تھا، میرے لیے بھی بطور ایک مکالہ نویس بھتھ مالک کی اور یہنہم تو نہیں ہوئی 1946ء میں بھتھ چاپ۔'

اس سفر کے بارے میں بہت سی اتنی سیگی کہا گیا۔ شہر ہیں۔ ایک کتاب میں تو یہاں تک کہ ساحر ہوا ہے کہ

حیدر اختر اور لکھنئی دنیا

لاہور سنبھلی تک کا سفر!

لدھیانوی
1946ء میں
ایک کائفی میں
میں شرکت
کرنے گے ہوئے

لے جید آباد
تھے۔ بھتی میں ان کے
دوست

"آزادی کی راہ پر" کے عنوان سے
ایک فلم ہا رہے تھے۔ ایشور نے

ساحر لدھیانوی کو بھتھ بلایا۔ یہ اور اس طرح کی

بے سرو ہکانیوں کی تردید ہے ہوئے حیدر اختر کہتے ہیں:

"ساحر لدھیانوی کو 1946ء میں کوت رائے نے اپنی فلم "آزادی کی راہ پر" کے گائے کھانے کے لیے بھتھ بلایا۔ سارے نہیں بلیں یہی مکالہ لکھنی کی ابہانت حاصل کر لیں۔ یہ کہ ساحر لدھیانے سے ایک بھتھ چائے کے لیے تاریخی تھا۔ اس میں خود اعتمادی کی بہت کی تھی۔ اس کی والدہ بھتی اسے تھی بھتھ بھتھ میں مسائل تھیں پڑھا پڑھیدر اختر کو بھتھ کے گھر میں ملے والی تھی تھی تو کہی جوڑ کر سارے کے ساتھ بھتھ بھتھ چائے کے لیے اپنا سفر پرداہ ہیں۔ روز تک موڑ کیا اور سیلوں کی طرف سے تقریباً کا خلاط آتے پر دوں بھتھ پڑے گے۔"

بایی حقیقتاً
ایک کیون کی صورت میں
رہتے تھے اپنے ان دونوں کی پا دیں تازہ کرتے
ہوئے حیدر اختر لکھتے ہیں:
"بھتھ میں ساحر بلیں اور میں بھتھ کی طرف سے مہما کردہ کرے
میں اکٹھ رہتے تھے۔ اس زمانے میں جہاں تھوں کی تجویز اب کی مجموعی رقم
بڑا رہا۔ وہ سارے پتھی تھے۔ بعد ازاں اُنہیں بھتھ ہی کی طرف سے الگ ہو کر
والکھیں رہا۔ بعد ازاں اُنہیں بھتھ ہی کی طرف سے ایک کہر وارڈان
وہ سارے بھتھ فضول غریبی کا مظاہرہ کرتا۔ خاتم بھتھ کے منتظر سے کھانے
کھانے کے لیے تھے تھے۔ اس میں بھتھ کی جاگے بھتھ پر سفر کرنے کو تھا۔ بعد میں اس
دیجھا لگکھ اس زمانے میں بھتھ کی سرہنہ نہیں بھتھ کی جاگے بھتھ پر سفر کرنے کو تھا۔
آرام ہے ہوا کرنی تھیں۔ (جاری ہے)

ماکان کو
وہیکی دی کہ اگر ملازم میں
خوبیں اداشی کیسی تو وہ اس

فلم میں کام نہیں کرے گا۔ کھنچی کو مجبوس اسپ کی کھوئیں ادا کرنے کا

اہتمام کرنا پڑا اور جب بک سکا کو اپنی بھتھ کو بھتھ دیتے تھے۔

بھتھ نے رہاں کے لیے بھتھ ایک کروڑے رکھتا تھا جس میں حیدر

اختر، ساحر لدھیانوی، ابراہیم جیس اور بھتھ کا شیخ ویرندرو یو یا اس کا نئے نئے

قاعدگیوں کے خلاف مورچ لکھا اور چندی ماہ بعد اس سے الگ ہو کر
والکھیں رہا۔ بعد ازاں اُنہیں بھتھ ہی کی طرف سے ایک کہر وارڈان

وہ سارے بھتھ فضول غریبی کا مظاہرہ کرتا۔ خاتم بھتھ کے منتظر سے کھانے

کھانے کی کافی تھیں پڑھا پڑھیدر اختر کا بیان یہے کہ فلم کی جیگل کے

دوران بھتھ کے مالی حالات خراب ہوئے تو اس کے علے کو وہیں میتھے تھے

خوبیں نہیں۔ عملے نے ہزاراں کی تو مالکوں نے بغیر معادضے ادا کیے سب

لوگوں کو ملازم سے کھا لیا۔ حیدر اختر، ان کے اس روپی کی ہکایت لے

سوم سرما اور لباس کا انتخاب

ب شروع ہی بیباں سے ہوتی ہے۔ ان مہمات کو فتح میں سلوانا چاہیے کیونکہ بعض دفعہ سردی بڑھ جائے تو اسکن ناٹ کپڑے ان مہمات کے بیچے استعمال کے چانتے ہیں جو سردی سے بچاتے ہیں۔ اندر سے پہنچنے والی فرش چست ناپ کی استعمال اگر کم اور ان کے لئے اور بازدھ میں سے بڑے ہوں تو کم نظر لے آئے۔ سردوں کے

شلوار قمیں کے بازو اور گلے کی ڈیرا اینگٹ فائکر ہنسیں دیتی کیونکہ اکٹھ یہ ڈیج اینٹک سوپر یا شال کے پیچے چھپ چاٹی ہے لہذا قمیں کے دامن پر ٹالو ہار پر ہی ڈیج اینٹک کرو رکھیں۔ جس خواتین جی جسمانی ساخت تناہی وہ تو دریوں کا انتشار شاید اسی لیے کرتی ہوں کہ انہیں دیہہ زیب سوپر ہیں کہ حرم یہ غورت ہوتے کاموں قابل جائے گا۔ کئی ہیں کہ سڑا ہوں کا موسم سیز ہرگز گون کا موسم ہوتا ہے اور یہ رنگ بے زیادہ سویز یہ میں نظر آتے ہیں اب ہم فرشن کی اکٹھی مت جاتی ہے زیب کو گوشیں میں گھی دھیمانیں آگاہ ہے اور زیادہ ڈیج اینٹر ٹول گون کو ہی بہتر بھیگتے گا۔ سڑا ہوں کے موسم میں ٹھہر کے اوہ موسم کے پہنچ کے لڑاؤزہ بیویوں ایمت اختیار کر جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ سڑا ہوں سے بھارتے ہیں اور سوپر یکسی کے ساتھی میں ٹھہر اور شلوار سنبھال کی سمجھتے سے کہنیں لگتا۔ ایسے میں خواتین کا اولین انتبا کھلے اور مومنے کی رازوری ہوتے ہیں آنکھیں کل ہزار ایسے لڑاؤزہ سے بھرے ہوئے ہیں جن کے پیشے میں کوئی قبضت بھی نہیں ہاں کل کل اور مومنے ہیں۔ عام پیشے والے بس سے کہ قبضے کے لیے یعنی فنی فرازوری گھوہوں جیسے جو کہ فرشن کا حصہ بھی ہیں۔

شکست کی مقدار کم ہو جیسے کہ سب، انبار کی سب فروٹ چاہیج مرد گین ان کا استعمال بھی مناسب مقدار میں کرنی ہمارے اتنے کوئی ایک پھل کی استعمال اسی طور پر کیا جائے اور اس کا میں پھل کیا جائے اس کا شکر کشہ میں ہو۔

چاہیج مرد گین ایک کھاکھتے ہیں مندرجہ پہلے آپ کھاکھتے ہیں۔

سب مالا تبلیغ ہے جو کہ یہ فروٹ ناریل امرود سڑہ ہے جو چاہنے پر ہے آڑہ پھرتا اخیر انار آمد اور نار گوشت میں پھل کا استعمال کریں مٹن اور بیف ماس سب مقدار میں استعمال کریں یعنی سرپاپے بالکل استعمال نہ کریں یہ تو نگر کے ریبوون کے لیے نصانہ دیں اور کوشش کریں کہ برلنگری جگہ یہی مرغی استعمال کریں زیادہ تر ہوتی اور چکنائی والی پیروں سے پر بیز کریں جیسا کہ پرانے سووں سے پکوئے کر پر ادا، چین اعلوہ پوری وغیرہ رکھنا ہاتھ پائے کے لیے کمی کی جگہ آسک استعمال کرنے کی کوشش کریں اور بالکل وہ استعمال کریں جن کو ہمیں سے حاصل کیا ہوا کارن آسک سوائے آسک سرسوں کا اور تجویں کا آسک وغیرہ ماشی کی وال کے علاوہ تمام حجم کی دلیں بھائی جا سکتی ہیں۔ اندھا بھی بھرخ زردی کے کھاکھتے ہیں ذرا فرنی فروٹ میں کا جاؤ خود پتے اور باوم کھاکھتے ہیں جو شکر کے مری پیش دن بھیں وہ سے رہ کر گاں پانی عینہ جو کہ بہت تھی زیادہ فائدہ مند ہے شکر کے ریبوون کو س بات کی پر بیانی رہتی ہے اور وہ سچے ہیں کہ اس پیاری میں بہت سی ماحکے کی پیچ و پیچ پاندنی جاتی ہے لیکن ایسا ہر کوئی نہیں ہے آپ بہت سی پیچ و پیچ کھاکھتے ہیں جن میں سچے پھل بھی شامل ہیں اس اعتقاد کی بورتے کے اس، ترقی قلبی کے اور کم مقدار میں کھا کر گا۔

نرے لے زکام کو رکھتی ہے مانع کو طاقت دیتی ہے لوگ اور بادی کو اٹھانے کی
سقیدی میں ماں کرکل مہماں سوں پر اگانے سے کیل مجاہے نکھانا جو ہو جاتے ہیں
و اتوں کے وردہ بوسوڑوں سے خون آتا اور بادی کے لیے لوگ چاہنا بہت
مغبیہ ہے۔ بدشی قت اور پچاروں کی صورت میں لوگ کے بیکن کے چند قطروں
پہنچنے سے فاقہ جاتا ہے لوگ وہیں کیش ادا کے ساتھ استعمال کرنے سے پید
کی تمام کلایف وور جو جاتی ہیں۔ لوگ کا بیکن بیوڑوں کے درد کے
لئے اچھائی مغبیہ ہے جوڑوں کے درد گھیا اور اعصابی
درد میں تخلی کا
بائش کرنے سے
آرام ملتا ہے لوگ

لوگ اپنے درخت کی آدھ کھلکھل کی ہے یا گرم آب دہوا کا سدا بہار
ہے اس کاتا سیدھا حارہ پتے تو کسے تھکے اور خودا روتے ہیں سرخ لیک
کھلکھل سے پسلی اور ذہنی جاتی ہیں اور بعد میں کھلکھل کو کر گیرے براؤں اور گیج
تہذیل ہو جاتی ہیں اگر کرنے والی جائیں تو یہ لوگ بچھوٹوں میں تہذیل
ہے اونگ میں بھی دوسرا صاحبوں کی طرح بے شمار تقدیمی اجرائی
ہیں جو بہتستی مخفیہ ہیں مفتر نے چھوٹی اونگ میں بے شمار تقدیمی
ریکچے ہیں اس میں پچتائی تھی کاررو بیالرہیش کیورین پر وٹمن وولناک آئندہ
پوناگم دامن پی نو لی
ون سوٹم بیاسٹن
وہاں کی اور بو بائے

جاتے ہیں۔ لوگوں کی تباہی کم بر جائی ہوئی ہے یہ کھانوں کا حدا وہ بالا کرتی ہے اور شان بڑھاتی ہے لوگوں نے اپنی امریکش کا علاج کیا جاتا ہے کھانی کے لپے ایک لوگوں کے ساتھ چاکر لگلی لینے سے کھانی سے آرام ملتا ہے اور گلے کی کھانیف درجنی ہیں جس سے کی تکمیل کیے گئے 6 لوگوں ایک گاہ میں ہالی کر ایک جیچ شہد کارون میں دو یا پانچ سے آرام ملتا ہے کھانوں خوشبو کے لئے جوئی جوئی لوگ استعمال کی جاتی ہے۔ پھر وہ بڑھاتی

لوٹ کے چند حیرت انگیز فوائد

شکر کے مریضوں کے لیے بھی چیز کا پیریز خود ری ہے لیکن یہ بات بہت
ای کم لوگ جانتے ہیں کہ شکر کے مریض پر بھی چیزیں بھی کام کئے ہیں۔
شکر کے مریض سب سے پہلے یہ چان لیں کہ ان ورزش کیلدر ہیز کی
ضرورت ہے؟ اہر انسان کے لیے دن براہ راست کی ضرورت اس کا کام اور
وزن کے مطابق ہوتی ہے شکر کے مریضوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ
وقت و قیمت سے کم کیلدر ہیز حاصل کریں ایک اتنی دفعہ زیادہ کھانا دکھائیں
ناہیں انسان دن میں تین مرتب کھانا کھاتا ہے لیکن شکر کے مریض کھانے کو
تحمیں کی جگہ پانچ یا چھ صوسوں میں تقسیم کریں ایک دفعہ زیادہ کھانے
سے شکر کی مقدار بڑھے گی جس کی وجہ سے کھانے کی مقدار کم ہو
گی لیکن کم کھانے سے شکر کی مقدار بڑھے گی مقدار میں بھی ہو
انسوئین کی مقدار سے کمی کشتوں پر ہے لیکن اس کے علاوہ کھانے میں ایک
خوارک کا استعمال کریں جس میں کاربونات ہری ریش کی مقدار کم ہو
کاربونات ہری ریش کو وہ اقسام میں تضمیں کیا جاتا ہے اسیلیے کاربونات ہری ریش اور
کپلیکس ہائینڈریٹس میں کاربونات ہری ریش میں بھی اور اس سے مبنی اشیاء
کولنڈر کس اور جوزہ وغیرہ شامل ہیں کپلیکس کاربونات ہری ریش وہی اشیاء
میں اتنا اچھا اور اس سے مبنی اشیاء والیں اور جاہل شاہی میں کاربونات ہری ریش
کے بعد پر مشتمل اور پھر اس سے بھی کیلدر ہیز حاصل ہوئی ہیں تو ان کا استعمال
بھی مناسب مقدار میں کریں۔ اکثر شکر کے مریض سچ ناشیتے میں رس اور
کیک اور بریے استعمال کرتے ہیں ہوشیں جاتے کہ یہ ان کے لیے کتنا
قصباتیں دو سے تین چھوٹے اور کیٹلے ماراؤں پر بھی مستغل کر کر رس، جس، گھر،
وہ چیزوں کے لیے جائے گا۔

ل آدھا کپ
لیب

لاروی وائٹ چکن

چائے کا
لیکن اسی عولیٰ
شیخ نزیرہ
آدھا چائے کا
گرم مصالح آدھا
چائے کا تین پا ہوا
فریش کریم آدھا کپ

محمد سعید جاوید - قسط نمبر ۳

برطانیہ ریلوے کا خوبصورت انجمن سزاوشنیہ ریگ کا ہوتا تھا

ای مخصوصے پر کام شروع کر دیا، انجمنی اداز واری میں رکنیت کے باوجود مطہرات پاہنچل سی اور جب پیچرے دوسرے طلوں میں تھم رقبوں تک پہنچی تو وہ بھی دیکھا بھی اپنی قصتن کی خنزیر کوں کوں کر دینے لگے اور جلدی عملی کام کا آغاز کر لئے میں صرف ہو گئے۔ غرض اس ساری چیز میں کے دروان خوبصورت چبوتا ہوئے اور مختلف سائنس و اتوں نے کامائیوں کے ۳% کے لیے پڑوئے ہوئے بھی یہ بونچن ڈالے ہی رہے تو انہیں مطالعہ کرنے کا انتہا۔

وی کی مکاری سے دیکھا۔ 1830ء کی بہانی میں سنجیوگی سے کچو اکٹاہی اقدامات اٹھائے گئے۔ پھر 1837ء میں انہوں کو وزیری عینہ بیوں پر چلا کر دیکھا گیا تھا جنکی کوشش کے باوجود اس کی رفتار و تینیں کلو میٹریک لینچے سے زیادہ نہ بڑھ سکی جو ایک بیول چلے ہوئے انسان ختنی بھی نہیں تھی۔ ہبھار اس پر کام ہوتا رہا۔ 1841ء میں اسی عینہ نو تھی کہ اس پر ایک بڑا انگین بنایا گیا۔ جس کی رفتار کو کہہ سمجھتی تھی تاہم حملہ طور پر مل کاڑی اپ بھل پر منتقل نہ ہو گی۔

جزمی کی شہری پینچی 'بیکن' نے میں برلن شہر کے
ندر بکلی سے ریل گاڑی کو چلاتے کے پہکا یا بچراتے کے شروع میں
رامنہاں گاڑی کی بھرپور یوس کوئی کرت کے ذریعے بکلی پہنچانی جاتی تھی جو
بچر یوس کے پیچ میں ایک انسانی بھرپور کو دی جاتی جس اس اگن ایک
کندہ کے ذریعے بکلی حاصل کر کے اگن میں نصب ہوئیں چلا تھا اور یوس
بچار یوس کی رفتار میں اپنے مقبرہ وہست پر ٹھیک رہتی تھی۔ (جادی ہے)

حصت کا پیہم اب پوری رفتار سے گھوم رہا تھا اور چند بجے تین بجے
ماں نے زور مشور اور معمول سے بڑھ کر بیٹے اواردے رہے تھے لیکن
مشتبین کو چاٹانے کے لیے ابھی تک بھاپ کے انکی یعنی استعمال
اپنے آپ کو بحث کی معاملے میں بہت غیر قانونی و تصور نہیں کیا تھا۔
اے چند ک بعد میں بھی کسی سکول میں تھیک ہوئی تھی، بھرپور

خانی انجمن ایسا بدلہ دار دھواں چھوڑتے کہ ریلوے لائن کے قرب و جوار میں رہنے والے لوگ خود کو سخت کے معاملے میں غیر محفوظ تصور کرنے لگے تھے

لہذا اس بات پر صحیحگی سے خود شروع ہو گیا کہ یکوں نہ ریل گازی
کے انہی کو بھاپ سے چلانے کے بجائے اس کی تبدیل قوانین کے
ذریعے جرکت میں الایا جائے۔ تب ہی کسی سانس و ان نے سر کھجایا اور حکم
اس کا صحنان ریل گازی کو کوئی سے چلانے کی طرف پلا کیا۔ اس نے فوراً
بپ ہی پنج گھنی محسوس کیا کہ خانی انہی بیوگھوما کو نکلے سے چلنے
کی تکریم ریل گازی کے انہی میں استعمال کرنے کے لیے پہنچا
ہے اس دوزان حسب ساقی خانی انہی ریل گازیوں کو کر شہر
ہڈی میں موصوف رہے۔

اگلے سو برس تک انہیوں کی بھی ایک دعیتی میں کوئی فرق نہ آیا۔
پاں زمانے کے ساتھ ساتھ ترقی کرتے ہوئے بہت موثر طاقت اور سیاستی قدر
انہیں ہائے جانے لگے تھے جن کی ریاست 125 میل (200 کلومیٹر) فی
مکھیستے میں تجاوز کر گئی۔ انہیوں کی ریاست اور طاقت کے خواہیں سے ان
کے پڑے خوبصورت نام درکے جانے لگے تھے۔ اسی معاہدت سے ان کی
روایتی یادوں میں دل اور گیا اور اب جانشینی سے زبردستی اور علمی سیاست
و ریاست کے تجھیں نظر آنے لگے۔ ملکاً بر طاعتی کی ریاست سے کوئی خوبصورت نام والا
فلانگ کا شکار میں انہیں بیرونی سربراہی ریاست کا ہوتا تھا۔

ابتداء میں مسافر گزاریوں کے ساتھی سامان لے جانے والے کچھ
ٹوپے بھی لا کر دیے جاتے تھے لیکن بعد ازاں جب سمعتی اختلاں کی پائیں
ہوئے لیکن اور ملوک اور ٹیکلریوں کی پہنچوں نے ہے تھا شہزادوں اور اگھن شروع
کیا تو بہت بھاری تعداد میں وزیر مہم خود ریاست کا سامان ہاتھیا جانے لگا جس
کی نصف اندروں ملک میں تھی ریاست سے تسلیم کی ضرورت پڑی بلکہ سامان
کو دوسرا طبقوں میں روشن کرنے کے لیے اسے پورا بھر دیں بذرگانوں
تک مرعت سے پہنچا بھی اولین تجھیے تھی۔ سامان کی بڑی بھوتی
پادریوں کے لیے شہزادی تھا کھص مال لے جانے والے چندہ بے صاف
گاہکاریوں کے ساتھ لٹکانے کے بجائے ملکہ سے ملک مال گاہکاریاں چاہائی
چاہیں جو صرف سامان ڈھونے کے کام آئیں۔

پا بجھ جیت اور اس آپ کی ضرورت ہے تو پھر اس ضرورت کی طرف دیکھا جائے، وہ طرف دوستی کا ملکی تھا۔ اسے کہا کہ اپنے اکتوبر میں آئے انگلش کا تھدداں نواز انجانی کافی کوچھ رہا ہے، ہمارے نیم داشمنوں وزیر اعظم جو باقی میں خدا انھر کھائے دو اون کو پہنچانا ہو گا اور جب آپ اسماں ہو جو کہ والدین کا بعد رکھتے ہیں اور وہ مارے رہ جانی پاپ جیں ان پر ڈالے ہر سماں میں گئے، اس طرح نسلوں کو تعمیر میں گئے اور جو لوگ استاد بننا جائیں گے، وہ اتنی

پس رفت اور پھر بیرونی میں آمدیں۔ اس کا سبب ایک انتقال لائے کی تھیں جو گرفتاری اتفاقات لائے کی جس کی وجہ کے درود و وقت میں، بہت ضرورت ہے ایک انتقال نظام قائم کو بھرپور کی طرف لے جانے کے لیے پری طرز کے انتقال لائے ہوں گے۔ ہم فتحی نژادیوں کی بات کرتے ہیں، ہمارے اور آئی فی مارکٹ کی وہ اس وقت کریں جب آپ نے چون کو ان اتفاقات کی طرف لائے کے لیے ان کو اچھی طبع کے زیر سے اسراست کرنا ہوگا۔ ان کو دوسری قیمت کے ساتھ سماجی امن میں باہم سے شعبہ جات کی ایک سے اعلیٰ اور ایک سے کم ایسیں کے لیے تو میں یا بار بار کہدا ہوں کہ چھوٹے کے بعد سچتا ہے کہ اس کو سچے میں ہا کرنا بخوبی ہوتا ہے کہ اس کا پاس اُگری ہے، اب اس کے پاس ویشلن، بیکل اور دوسری کریتی تھے تھیں۔ ہم 1947ء سے لے اگر نظام قائم کو ساتھے لے کر مل رہے ہیں وہاں تو فرگت ہی پیو اور ہے ہیں، میرے لئے دکھلی بات

چالوں کے جزوں مشرف نے اپنے دور حکومت میں باقی سال کے لیے
محکومت دی گئی کہ آپ تعلیمی ادارے بناد کے توکی تکلیں کے پارے میں
کوئی بات نہیں کرے گا۔ آپ کی سوراں آف اکرم کیا ہے یہ بھی نہیں پوچھا
جائے گا، اگر مرد ان خان شرف کی پامنگ کوئی لا گوردوں تو میں اپنین دلاتا
ہوں کہ اڑھائی کروپی چھوٹکوں سے باہر بیٹھا ہوا ہے وہ بھی سکول کے اندر آ
جائے گا، اس سے مئے اور زیادہ تعلیمی اداروں میں اضافہ بھی ہو گا۔

فیماں کو ایسا کر لئے میں دے گا، آپ اسیں 25-A آریکل ہی
کہ آپ کے پاس قوانین دلتے ہیں نہیں ہے۔ نسلوں کو تعلیم دینا آپ کا
منہنے حصے سے آپ ان بخوبی کے ہوئے ہیں۔ اب مجھے سیتا یہ کہ
سے کرو دوں اربیں روپے بخس کی بات کالے رہے ہیں۔ آپ
پڑھا کر ان پر احسان نہیں کر رہے ہیں کہ اس کے باوجود اسکی کروز
سے محروم ہیں اور یہ شوہر بھتی چاری ہے اداگر میں سلسلہ ہاتو پھر
لے تو قوس میں یہ علاالت بھی آپ کے لیے ہے

پل۔۔۔
تیں کھلان اظہار ہے؟
تسال سے توکل نہیں۔ کامیابی و زیرِ عظم
سی درخواست ہے کہ وہ اپنے اور گرد پیشے
کو جب تک قارئِ فہم کریں گے یہ سلم اور
سے، یہ سفل اور نیچھیں زبان میں ہیں۔
اگے اندر بیچاں فتح الدلکش میڈیم، کے نی کے
محمد اکفیل میڈیم تو یہ آپ براہ راست پرجم
کے پارے توہین عدالت کر رہے ہیں۔
م کے دین کی پذیراً ہم حکومت کو تھین دلاتے
بکتری لا ہیں، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں،
جی ہیں کاس قانون کو لا کو کیا جائے۔ آپ یہ تحری
و کریں، ہم تم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمارا پچھوڑی
جاۓ اور پڑھے ادا پانی ٹھکر کو شہباد کرے اور
ست، ہو گا جب عمر ان خان کی یاد رہت ہوگی۔
ل پیدا ہوتا ہے کہ حکومت کے پاس اتنے فیض
کے... ایک پہنچ سمنگی قدر کے حکام والے کے

پر ایجنت اداروں پر بڑا اثر آتی رہے کہ خریب کا پچھا بھاری فیس کی وجہ سے میں لاسکے؟

رسٹ ہے کہ اس حکومت کے پاس اس قدر فلز زنجیں ہیں، ہمارے بیوں کے فرخے چھے ہوئے ہیں۔ اس کے باہم جو حکومت کا کام تعلیم اور ماحدوں دیا جائے گا، یہ بات کیسے آئی کہیں جانتے کہ وہ اچھا ماحول پیدا کرے، اب جس طرح عمران خان نے کوچیں کو فلزی کو ماحدوں دیا، مراعات دیں، بیجاں آپ کو یہی کا بارہ بڑا حکم دیا ہے۔ اب



(L1-3)

کہ آپ نے سرکاری مکمل کے سفر میڈی پیش کے ستم اوپ گردی کرتا
ہے اب سلسلہ ایجنسیشن کا سفر ہے کہ جا ہے وغیرہ باہم کا چیز ہے،
آپ نے سب کو اپنی کی سفر کی تبلیغ میں کہنا رکھتا ہے لیکن پس اس تبلیغ، بیان
اس تذمہ، بیان سہولیات تاکہ غریب کا کچھ یہ دعویٰ چکے کہ اس کے ساتھ
نا انسانی ہو رہی ہے۔ اب جس طرح آرٹی مکول میں ایک پاٹی اور ایک
بجزل کا پیچہ بیان سہولیات کے ساتھ چڑھتے ہیں، ایک کتاب ایک استاد
ایک ماحول اس کو کہتے ہیں یہ "سفل ایجنسیشن ستم"۔ اب دوسری
میثال بیان بھارت کی آئاؤ کوئٹہ کا خالدے دوں گا، انہیں نے ایک
بڑا فیصلہ دیا کہ وزیر سے سرکاری طازہ میں کے پیچے تک پہلک سکونت میں
پڑھنے گا، اس نیچے سے دہان کے قبیل اداروں کا معیار پڑھ دیا گیا، میں پیچے
جھلس آئی پا کھان، آئی نیچیف اور دیوار پر ایک چمپا کھستان سے ایک کرہا ہوں
کہ ایک ایسا فیصلہ بیان ہی گا لگو کردا چاہے تو اسے پا جاؤ ہوں کی
اواد دیں اور تمہارے پار یعنی سوت سکول میں پڑھ دی تو ہی میں بیان غریب کا
پیچے گئی آجائے یہ تابیے کہ پہلک مکمل کے ساتھ میں کچھ اور میں بڑی صدھک
اضافہ کر دیا گیے۔ اس کے باوجود وہ بہتر روزات میں دے پارے، کیا جو
کہ گزشتہ چار دن بیان میں سے پار یعنی بیت سکول کے بہتر نہیں آ رہے
ہے۔ پیرمیں کوٹ کا کام ہے کہ ارادہ آپ کو قی زبان ہو گئی رہا جسی ہے
اس پر عمل درآمد میں ہو سکا اب یا اس لیپیں ہو گا کہ بیان قابلیت کی کر
جائے کی اور یہ جو رکاوات میں ہیں ایسی بیرون کے سچے کو اٹھ آئی ہے اس
کے پاس تمام مراعات میں وہ سیرن انکوکشکن میں جاری قائم حاصل کرتا ہے
اور اور وہ میدان میں کچھ بہر بات سے محروم ہے۔ ابھی تک آپ ایک ہے
گیپ کو محل نہیں رکے، بیان میں پھر دیوار ایک منظم غرمان خان کی ایک ناطقی کا
واکر سفر در کرکوں گاہو جس کوہو ہیجی تک سعد حارثیں نکلے کہ انہیں نے جو اپنی
نیپھ سیکتی ہی سے وہ ناٹل اکوں کی ہے۔

حکومت تو آپ کی بات سننے کو تباہ اظہر نہیں آتی؟
ویکھیں ہم جو کہہ رہے ہیں اور جو چاہتے ہیں یہ
میں ہیں۔ تم تو کہتے میں کا اسٹیٹ اپنی رستہ قائم کر
اور آئندی پالا دیتی سے ہو گئی لیکن اس کے ہونے کے



چھکے پہ چڑکا۔۔۔ چوکے پہ چوکا۔۔۔

آصف علی صرف ایک رات میں مالی کرکٹ پر چھاگایا

کون ہے جو پاکستانی کرکٹ ٹیم کے مذہل آرڈر نیشنلز میں آصف علی کے نام سے واقعہ جنیں اور جو نہیں بھی تھا وہ فی 20 ورلڈ کپ میں پاکستان کے میچوں کے بعد، بہت اچھی طرح بانچکا ہے کہ آصف علی کون ہیں؟ یہ ان دونوں کی بات ہے جب آصف علی فوندری میں ذپلمہ کرنے کے بعد اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے فیصل آباد میں لوہے کی ایک فینکری میں کوئی انسپکٹر کے طور پر کام کیا کرتے تھے۔ ساتھ ہی کرکٹ کا شوق بھی جاری تھا لیکن مازامت کی وجہ سے جس دن پہنچنی ہوئی وہ اسی دن ہی تھی کہ دونوں میں وہ پریمکش بھی نہیں کر پاتے تھے کیونکہ فینکری سے جیشمی ہونے کے بعد جب وہ گراونڈ میں جاتے تو پریمکش کا وقت ختم ہوچکا ہوا تھا۔ آصف کے بھائی محمد کا شف کا کہنا ہے کہ میں کلب میچیں کھیلنے جاتا تو آصف میرے ساتھ ہوتا تھا۔ وہ بہت چھوٹا تھا اور وہ ہر وقت کھیلنے کی صد کرتا تھا لیکن چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہم اسے نہیں مکھلاتے تھے کہ کہیں گیند نہ لگ جائے۔ ایک دن شیپ بال تھیں میں ہمارا ایک کھلاڑی کم تھا لہذا اسے کھلاڑا پر گیا اور وہ آخری نیشنلز میں کے طور پر کھیلنے کیا۔ ہم چاہتے تھے کہ وہ آخری دو گیندز میں روک لےتاک اگلے اور میں دوسرا نیشنلز میں کھیلنے کا موقع مل جائے لیکن آصف علی نے لگاتار دو چھکے مار کر سچی ہی ختم کر دیا۔ یہ چھکے اس نے اس بول کو مارے تھے تھے ہم روک کر کھلایا کرتے تھے اسے جو مارنا مشکل ہوتا تھا۔ آصف علی کو ہمیشہ سے ہی اسی طرح کی جارحانہ ہیٹنگ پسند رہی ہے۔ آصف علی ہمیشہ سے سادہ طبعیت کے مالک ہیں۔ بڑوں کی عزت کرتے ہیں۔ ایک بول کو مچانے کا بھاگ اور یلوئیز کر کت کے طارق فرید کے علاوہ ایک صاحب جو پچھائی کے نام سے پہچانے جاتے ہیں ان لوگوں نے آصف علی کے کریم میں مصباح الحنف نے بہت زیادہ حوصلہ یا اور انہیں مواقع دیتے رہے ہیں۔ آصف علی ہیلی پاکستان پر لیگ سے ہی اسلام آباد یونیورسٹی سے وابستہ ہیں۔ اسلام آباد یونیورسٹی میں آصف علی کی شویں کی معاملہ بھی خاصاً دلچسپ ہے۔ پادری ہے کہ آصف علی کو پہلے دو یونیورسٹی میں حصہ دھونا پڑا۔ پس اس کے بعد ان کے جو ہر کھلے شروع ہوئے۔ 2018ء میں پشاور زلی کے خلاف فائل کوکون بھول ملکا ہے جس میں ان کے حسن یعنی کوکانے ہوئے لگاتار تین چھکوں نے اسلام آباد یونیورسٹی کو دوسری مرتبہ چھکوں، خدا دیا تھا۔ آصف علی کی چھکوں سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے فی لوکی کریم میں جمیع طور پر 245 چھکے ہیں۔ وہی لوکی میتوں میں سب سے زیادہ چھکے ہیں۔ اپنے پاکستانی نیشنلز میں تیرسے نمبر پر ہیں۔ ان سے زیادہ چھکے مارنے والے نیشنلز شعبہ ملک (336 چھکے) اور شاہد آفریقی (252 چھکے) شامل ہیں۔